© rasailojaraid.com

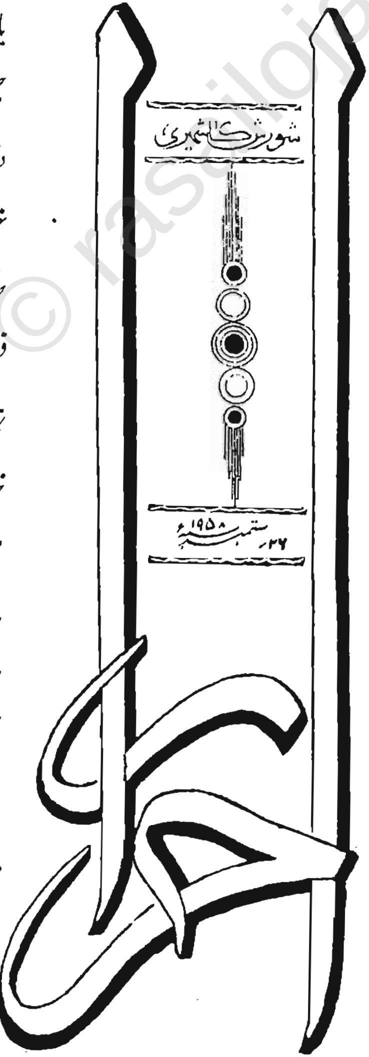

یارو ہم ایسے لوگوں پر، برقِ ستم لہرانے دو
جتنی گھٹائیں جھوم کے اٹھیں، اُن سب کو چھا جانے دو

دنیا والے دل والوں کے نام سے اکثر چڑتے ہیں
خونِ دل سے بات بنے گی خونِ دل بہہ جانے دو

جام و سبو پر مٹنے والو، پیرِ مغاں کا منشا ہے
فطرت کے اسرار و معانی رندوں کو سمجھانے دو

ہم وحشی ہر دور میں یارو زنجیروں سے اُلجھے ہیں
خارِ مغیلاں چن کر لاؤ، تلووں کو سہلانے دو

موسمِ گل میں دیوانوں کے جیب و گریباں پھٹتے ہیں
یہ ہے فقیہہِ شہر کا فتویٰ، بکتے ہیں بک جانے دو

ہم نے سنا ہے دستِ خزاں نے دامنِ لالہ چاک کیا
لیکن اس سے بھی نمٹیں گے موسمِ گل تو آنے دو

شاہ صاحب کی باتیں سن کر دل پر چوٹ سی لگتی ہے
ناہم شوق یہی کہتا ہے موتی ہیں۔ برسانے دو

اپنی بات کہیں تب جانیں شعر تو سب ہی کہتے ہیں
فکرِ بلند سے یاروں کو اِک ایسی غزل کہہ لانے دو"

© rasailojaraid.com